حجیت سد الذرائع

سد الذرائع مصادر شرعیہ میں سے ہے۔ مالکی اور حنبلی اصولیین نے اس کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ ہم اس مآخذ کی کتاب و سنت اور عمل صحابہ سے حجیت بیان کرنے سے قبل سد الذرائع کے مفہوم کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

ذرائع کا مفہوم: ذرائع ذریعہ کی جمع ہے جس کا معنی کسی شے کی طرف پہنچنے کا وسیلہ اور طریق ہے (۱)۔ بعض اصولیین نے اس میں لزوم کے معنی بھی بیان کیے ہیں جیسے شیخ مصطفیٰ الزرقاء کہتے ہیں کہ لغت میں ذریعہ کا معنی یہ ہے کہ الوسیلة التی یلجا الیھا الانسان لامر من الامور کسی چیز کی رسائی کے ایسے وسیلے کو کہتے ہیں جس کی طرف رجوع کرنے پر انسان مجبور ہو (۲)۔ اس تعریف سے ذرائع کا شرعی حکم اور نوعیت بھی طے ہو جاتی ہے کیونکہ لازمی مقدمہ اور ناگزیر وسیلہ کی حیثیت مقصد کے برابر ہوگی۔

امام ابو زہرہ ذرائع کے حوالے سے رقم طراز ہیں (۳)۔ وہ طریق جو حرام یا حلال کی طرف لے جائے اس کا حکم بھی وہی ہوگا سو حرام کی طرف لے جانے والا طریقہ بھی حرام اور مباح کی طرف لے جانے والا طریقہ بھی مباح اور واجب کی طرف لے جانے والا وسیلہ بھی واجب ہوگا۔ اس اعتبار سے ذرائع کی دو اقسام بنتی ہیں۔

۱۔ فتح الذرائع: ایسے ذرائع جو کہ مصالح کی طرف لے جانے کا سبب بنیں جیسے حج فرض ہے اور اس کی طرف سعی بھی فرض ہے۔

۲۔ سد الذرائع: ایسے ذرائع جو کہ مفاسد کی طرف لے جانے کا باعث ہوں جیسے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت زنا کا سبب ہے۔ اس لیے یہ بھی حرام ہے۔

Scanned by CamScanner

غلبہ استعمال ۔ سد الذرائع: ذرائع کے ایجابی وسلبی دونوں پہلو ہونے کے باوجود سلبی پہلو (سدالذرائع) کا استعمال زیادہ ہے اور شریعت میں اس کی امثلہ بھی کثیر تعداد میں ہیں اس لیے اصولیین نے عام طور پر اسے ہی موضوع بحث بنایا ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم زیدان اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں ولکن غلب اطلاق اسم الذرائع علی الوسائل المفضية الی المفاسد (۴) اور عام طور پر مطلق ذرائع کا نام ایسے وسائل کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کہ مفاسد کی طرف لے جانے والے ہوں۔

سدالذرائع کی اصولیین نے مختلف تعریفات کی ہیں۔ ہم ان میں سے چند تعریفات درج کرتے ہیں۔

امام قرافی کی تعریف: امام قرافی سدالذرائع کی تعریف اس طرح کرتے ہیں۔

جسم مادة وسائل المفاسد دفعاً لها (۵) سدالذرائع دراصل وسائل فساد کے قلع قمع کا نام ہے۔

امام شوکانی کی تعریف: امام شوکانی اس کی تعریف اس انداز میں کرتے ہیں:

ھی المسئلہ التی ظاھرھاالاباحة و یتوسل بھا الی فعل المحظور (۶)۔

ایسا مسئلہ جو بظاہر مباح ہو لیکن کسی ناجائز فعل کے ارتکاب کا وسیلہ بنے۔

گویا ایسا مباح طریقہ جو کسی ناجائز فعل کا ذریعہ و وسیلہ بنے وہ بھی سدالذرائع کے طور پر ناجائز ٹھہرے گا۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ اس وقت ہمارے زیر بحث نہیں لیکن اس مختصر تمہیدی گفتگو کے بعد ہم حجیت سد الذرائع کے حوالے سے باقاعدہ گفتگو کرتے ہیں۔

قرآن حکیم اور سدالذرائع:

قرآن حکیم میں سد الذرائع کی حجیت کا تذکرہ کئی ایک آیات میں ہے۔ ہم ذیل میں چند ایک اہم آیات کا ذکر کرتے ہیں:

Scanned by CamScanner

۱۔ بارگاہ رسالت مآب میں مشتبہ لفظ کہنے کی ممانعت: قرآن حکیم میں صاحبانِ ایمان کو یوں خطاب ہوتا ہے:

یایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم (۷)

اے ایمان والوتم راعنا نہ کہو اور انظرنا کہو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

راعنا کا لفظ جب مسلمان ادا کرتے ہیں تو اس کا معنی یہ لیتے کہ "آپ ہماری رعایت فرمائیے" جبکہ یہود اس سے دوسرا معنی مراد لیتے ہیں جس کا مفہوم "ہمارے چرواہے" ہے۔ مسلمان اس کا صحیح مفہوم ہی مراد لیتے تھے مگر اس غلط راستے کو روکنے کے لیے اس کا استعمال ہی ممنوع قرار دے گیا گیا(۸)۔

قرآن حکیم نے دوسرے مقام پر اس کی وضاحت لیا بالسنتھم(۹) (اپنی زبان کو موڑ کر) کر دی ہے۔ امام قرطبیؒ تحریر کرتے ہیں کہ امام مالکؒ اور احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے مطابق سدالذرائع کے باب میں کتاب اور سنت کے جن دلائل سے تمسک کیا ہے ان میں یہ آیت بھی شامل ہے(۱۰)۔

امام ابن عطیہ اور امام ثعالبی نے بڑی صراحت کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ فنھی اللہ تعالیٰ المومنین عن القول المباح سد ذریعۃ لئلا یتطرق منہ الیھود الی لمحظور (۱۱) سو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اس قول مباح سے بھی منع کر دیا۔ یہ امر ذریعہ کو ختم کرنے کے لیے تاکہ یہود اس سے غلط معنی مراد نہ لے سکیں۔

۲۔ معبودان باطل کو برا کہنے کی ممانعت: قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے۔

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علمٍ (۴)

تم ان لوگوں کو برا نہ کہو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا (اگر تم نے ان کو برا کہا) تو وہ اللہ تعالیٰ کو بے سمجھے برا کہیں گے۔

Scanned by CamScanner

سو اس آیت میں ایک جائز کام سے مسلمانوں کو روک دیا گیا ہے کیونکہ یہ ناجائز اور محظور کا سبب بنتا ہے۔ حالانکہ معبودانِ باطل کو برا سمجھنا اور برا کہنا عین حق ہے مگر اس کا نتیجہ برا ہونے کی وجہ سے اسے روک دیا گیا۔ مسلمانوں کے لیے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو کہ اللہ تعالی، حضور ﷺ اور اسلام کو برا کہنے کا سبب بنے (۵)۔

امام ابن عربی (۶) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب (قرآن) میں ہر ایسا جائز کام کرنے سے منع کر دیا جو کہ محظور کی طرف لے جانے کا سبب بنے اور پھر فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہمارے علماء نے سدالذرائع کے باب میں اس آیت سے استدلال کیا ہے (۱۵)۔ اور امام قرطبی کے بقول دلیل علی وجوب الحکم سدالذرائع. یہ سد الذرائع کے وجوب پر دلیل ہے۔

۳۔ زنا کے اسباب و دواعی کی ممانعت: قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

ولا تقربوا الزنیٰ انه کان فاحشة و ساء سبيلا (۱۶)

اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ (یعنی اسباب سے بھی اجتناب کرو) بے شک یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے۔

اس میں زنا کے ساتھ ساتھ اس کے دواعی و اسباب سے بھی منع کیا گیا ہے۔ احادیث میں اسی لیے بہت سے ایسے احکامات دیے گئے ہیں جو کہ اسباب زنا کا خاتمہ کرتے ہیں جیسے اجنبی کے ساتھ خلوت، عورت کا محرم کے بغیر سفر پر جانے کی ممانعت، اس کا تذکرہ احادیث اور سد ذرائع کے عنوان کے تحت آئے گا۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام صاوی تحریر کرتے ہیں۔ لانه يفيد النهى عن مقدماته كاللمس والمباشرة والقبلة صريحاً والنى عن الفعل بالاولیٰ کیونکہ یہ آیت زنا کے مقدمات جیسے لمس، مباشرۃ اور چومنے سے صراحۃً نفی کا فائدہ دیتا ہے اور زنا سے بدرجہ اولیٰ نفی ثابت ہوتی ہے (۱۷)۔

۴۔ تنفیر سے بچنے کے لیے نرمی سے امر بالمعروف کی تلقین: ارشاد باری تعالیٰ

Scanned by CamScanner

اذھبا الی فرعون انه طغی فقولا له قولا لینا (۱۸) (حضرت موسیٰ وہارون
دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گئے سو ان سے نرمی سے بات کیجیے۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ نرمی کا حکم اس لیے دیا گیا کہ اگر سختی سے بات کی
تو اس سے نفرت پیدا ہو سکتی ہے سو اللہ تعالیٰ نے نرمی سے امر بالمعروف کا حکم دیا تاکہ
پر غلط اثرات مرتب نہ ہوں (۱۹)۔

۵۔ مردوں اور خواتین کو غض بصر کا حکم: قرآن حکیم نے مردوں کو غض بصر کا حکم دیا
فرمایا: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (۴) آپ فرما دیجیے مؤمنین اپنی نگاہوں
نیچا رکھیں۔ اس طرح مسلمان خواتین کے بارے میں فرمایا قل للمؤمنات یغضضن من
ابصارھن (۵) آپ فرما دیجیے مؤمنات کو کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

غض بصر کے کلمہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ برائی کی طرف جانے کا ابتدائی اور
اہم ذریعہ ختم کر دیا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر
ہے۔ جس نے اپنی نگاہ کو جھکا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں حلاوتِ ایمان عطا کرتا ہے۔
اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ فالعینان تزنیان وزنا ھما النظر سو دونوں آنکھیں زنا
کرتی ہیں اور ان کا زنا نظر ہے (۶) اور پھر یہ حکم دونوں کے لیے ہے جیسے حدیث میں
ہے کہ حضرت ام سلمہ اور میمونہ کے لیے فرمایا کہ حضرت ابن مکتوم سے پردہ کیوں نہیں کیا۔
کہنے لگیں کہ وہ نابینا ہیں تو آپؐ نے فرمایا کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں (۲۳) اس لیے جس
طرح مردوں کو دیکھنا منع ہے اسی طرح خواتین کو بھی غیر محرم مردوں کو دیکھنا منع ہے۔

۶۔ خواتین کو اپنی زینت کے اظہار کی ممانعت: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (۲۴)

زمین پر اپنے پاؤں اس طرح زور سے نہ ماریں تاکہ جو سنگار پوشیدہ ہے وہ
ظاہر ہو جائے۔

اس حکم کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ اس طرح کا عمل شہوت پیدا کرنے کا سبب

بنتا ہے اس لیے اس کے ذریعہ کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ امام ابن عطیہ اور امام قرطبی اس کا سبب مانعت اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ سماع ھذہ الزینة اشد تحریکاً للشھوة (اس زینت کا سننا شہوت پیدا کرنے کا شدید محرک ہے) (۲۵)۔ امام ابن قیم اس آیت کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ اس آواز کو سننا دواعی شہوت پیدا کرنے کا باعث ہے اس لیے ایسا عمل خواتین کے لیے ناجائز ہے (۲۶)۔

۷۔ تین اوقات میں خصوصی طور پر اجازت لینے کا حکم: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یایھا الذین امنوا یستاذنکم الذین ملکت ایمانکم و الذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات من قبل صلوٰة الفجر و حین تضعون ثیابکم من الظھیرة و من بعد صلوٰة العشاء ثلث عوراتٍ لکم (۲۷)۔ اے ایمان والو تمہارے مال (کنیز) اور وہ جو عقل کو نہیں پہنچے، کو تین بار نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، اجازت لے کر آئیں۔ یہ تین اوقات بدن کھلنے کے ہیں۔

اس آیت میں ان تین اوقات میں خاص طور پر اجازت لینے کی بات اس لیے ہے تاکہ بے پردگی کا سدباب ہو سکے۔ امام ابن عربی اور امام ابن عطیہ کے مطابق کہ اس لیے منع کیا تاکہ ان کو اچانک ناپسندیدہ حالت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ستر کی بے پردگی نہ ہو (۲۸)۔

۸۔ نماز جمعہ کی اذان کے وقت تجارت کی ممانعت: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع (۲۹) اور جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف آؤ اور تجارت چھوڑ دو۔

امام ابن قیم تحریر کرتے ہیں کہ وقت نداء تجارت کا حرام ہونا اس لیے ہے لئلا یتخذ ذریعة الی الشاغل بالتجارة عن حضورھا ۔ تاکہ تجارت میں مشغولیت نماز میں

Scanned by CamScanner

حاضر نہ ہونے کا سبب نہ بن جائے (۷)۔

احادیث مبارکہ اور سد الذرائع:

احادیث مبارکہ کا بہت بڑا ذخیرہ ایسے احکامات پر مشتمل ہے جن کی بنیاد سد الذرائع ہے۔ ہم ان میں سے چند اہم احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں:

ا۔ دوسروں کے والدین کو گالی دینے کی ممانعت: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ گناہ کبیرہ میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرام نے تعجب سے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ ہاں یسب ابا الرجل فیسب اباہٗ و یشتم امہ فیشتم امہ ۔ وہ آدمی کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ جواباً اس کے باپ کو گالی دے گا اسی طرح وہ کسی کی ماں کو برا کہے گا سو وہ اس کی ماں کو جواباً برا کہے گا (۳۰)۔

تو حضور ﷺ نے اپنے والدین کو گالی کا سبب بننے کو براہ راست اپنے والدین کو گالی دینے سے تعبیر کیا اور سبب کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

۲۔ منافقین کے قتل کی ممانعت: عبداللہ بن ابی نے جب مسلمانوں کے بارے میں نازیبا کلمات کہے تو یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی۔ اس موقع پر عمر فاروقؓ جوش میں آ گئے عرض کیا مجھے اس منافق کا سر قلم کرنے کی اجازت دیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیجیے کیونکہ یتحدث الناس انہ کان قیتل اصحابہ۔ لوگ باتیں کریں گے کہ وہ اپنے اصحاب کو قتل کرا دیتے ہیں (۳۱)۔

شیخ احمد علی سہارنپوری اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عواقب کی طرف توجہ کی کہ دشمن لوگوں کو مسلمان ہونے سے نفرت دلائیں گے کہ اگر تم مسلمان ہوئے تو تم پر باطن سے کافر ہونے کا الزام لگا کر قتل کر دیا جائے گا (۳۲)۔ تو اس نفرت کے سبب کو ختم کرنے کے لیے قتل نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۳۔ غزوات میں ہاتھ کاٹنے کی ممانعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Scanned by CamScanner

لا یقطع الایدی فی الغزو (۳۳)۔ غزوات میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ کہ اگر ایسے کیا گیا تو ممکن ہے کہ جس کو حد لگائی جائے وہ کفار کے ساتھ مل جائے لہٰذا اس ذریعہ کو ختم کرنے کے لیے قطع ید کی ممانعت کر دی (۳۴)۔

۴۔ دور فتن میں اسلحہ کی خرید و فروخت پر پابندی:

نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع السلاحی فی الفتنۃ (۳۵)۔ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کے زمانے میں اسلحہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ کہ ایسا نہ کرنے سے معصیت اور نافرمانی کی اعانت و مدد ہوتی ہے (۳۶)۔ اس لیے فتنہ کو روکنے کے لیے اس کا ذریعہ بننے والے اسلحہ پر پابندی لگانا سد ذرائع پر عمل ہے۔

۵۔ حاملہ پر اقامت حد کی ممانعت: حضور ﷺ کی بارگاہ میں غامدیہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے پاک کر دیجیے تو آپؐ نے اس کو واپس بھیج دیا۔ دوبارہ حاضر ہوئیں تو عرض کیا کہ مجھے ماعز کی طرح تو واپس نہیں کیا گیا خدا کی قسم میں حاملہ ہوں۔ فرمایا بچے کی پیدائش تک چلی جاؤ۔ سو وہ پیدائش کے بعد بچے کو ساتھ لے کر آئی تو آپؐ نے فرمایا دودھ کی مدت پوری ہونے تک واپس چلی جاؤ۔ وہ دوبارہ آئی در آنحالیکہ بچے نے روٹی کا ٹکڑا پکڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد ان پر حد کا اجرا ہوا (۳۷)۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اجماعی مسئلہ ہے تا کہ بچہ قتل نہ ہو جائے اور اس طرح اگر کوڑوں کی سزا ہو تو تب بھی وضع حمل تک حد قائم نہ کی جائے (۴۸)۔

۶۔ قرآن کو دشمن کی سرزمین پر لے جانے کی ممانعت: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نھی رسول اللہ ﷺ ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے ساتھ دشمن کی زمین پر سفر کرنے سے منع فرمایا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق یہ اس لیے تھا کہ دشمن اس کو حاصل نہ کر لے (۳۹)۔

سو دشمن کے ہاتھ جانے اور بے ادبی سے بچنے کے لیے دشمن کی سرزمین پر لے جانے سے منع کر دیا۔

Scanned by CamScanner

۷۔ قاتل۔ مقتول کی وراثت سے محروم: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا القاتل لا یرث قاتل وارث نہیں ہوتا (۴۰)۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں توریث القاتل ذریعة الی وقوع هذا القتل (۴۱)۔ اگر قاتل مقتول کا وارث ہوتا تو قتل کا ذریعہ بنتا اس لیے سد الذرائع کے طور پر قاتل کو مقتول کی وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۸۔ تلوار کو ننگا رکھنے کی ممانعت: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کو ننگا رکھنے سے منع فرمایا ہے (۴۲)۔ یہ اس لیے تاکہ غلط سمت میلان نہ ہو (۴۳)۔

۹۔ اسلحہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا من اشار علی اخیه مجدیدة لعنتهٔ الملائکة (۴۴) جس نے اسلحہ کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف اشارہ کیا اس پر ملائکہ کی لعنت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہنسی مزاح میں بھی اسلحہ کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے غلط طرف میلان ہوتا ہے۔

۱۰۔ ورثاء کے لیے وصیت کی ممانعت: حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ فلا وصیة لوارث اس لیے وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے (۴۵)۔ یہ ممانعت اس لیے ہے کہ اس سے ورثاء کی آپس میں تفضیل لازم آتی ہے اور یہ ظلم کے مترادف ہے۔

۱۱۔ ذخیرہ اندوزی کی ممانعت: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا المحتکر ملعون (۴۶)۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے چالیس دن تک غلہ روکے رکھا اور وہ اس سے مہنگائی چاہتا ہے سو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے (۴۷)۔ یہ لوگوں پر ان کی کھانے پینے کی چیزوں پر تنگی کا ذریعہ بنتی ہے (۴۸)۔

۱۲۔ محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی دینے کی ممانعت: حضور ﷺ نے نجش سے منع

Scanned by CamScanner

فرمایا (۴۹)۔ اور نجش کا مفہوم یہ ہے کہ محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگائی جائے تاکہ زیادہ قیمت پر کسی کو مال دے دیا جائے۔ اس میں دھوکہ دہی کے ساتھ دوسرے فریق کو مہنگا سامان دیا جاتا ہے۔

۱۳۔ سودے پر سودا کرنے کی ممانعت: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر کسی کو پیغام نکاح دے (۵۰) اگر ایسا کیا جائے تو اس سے آپس میں حسد و عناد اور دشمنی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں (۵۱)۔

۱۴۔ عُمال کے لیے ہدایا لینے کی ممانعت - رشوت کے سد باب کے لیے: حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو زکوٰۃ کا تحصیلدار مقرر کیا۔ جب واپس آکر حساب دیا تو سرکاری مال کو الگ کر دیا اور ایک مال الگ کر دیا اور کہا ھذا ھدیۃ یہ ہدیہ ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھو پھر معلوم ہوگا کہ تجھے کون تحفہ بھیجتا ہے (۵۲)۔

۱۵۔ قرض دینے والے کے لیے ہدیہ لینے کی ممانعت - سود کا سد باب: حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی قرض دے سو وہ اس کو ہدیہ دے یا سواری پر سوار کرے تو وہ نہ تو ہدیہ قبول کرے اور نہ سواری پر سوار ہو سوائے اس کے ان کے مابین پہلے بھی ایسا معاملہ جاری ہو (۵۳)۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ قبول ہدیہ سے ممانعت ربا کے سدِ باب کے لیے ہے (۵۴)۔

۱۶۔ نماز کے لیے اوقات مکروہ - مشرکین سے ظاہری مشابہت سے بچنے کے لیے: حضور علیہ السلام نے طلوع شمس، نصف النہار اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (۵۵)۔ یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ مشرکین اس وقت اپنے معبودوں کی عبادت کرتے تھے۔ سو ان کی اس ظاہری مشابہت سے بچنے کے لیے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا (۵۶)۔

۱۷۔ موھم شرک الفاظ کے استعمال سے ممانعت: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی بھی عبدی اور امتی کے الفاظ استعمال نہ کرے اور کوئی مملوک اپنے آقا کے لیے ابی اور ربی کے الفاظ استعمال کرے بلکہ مالک فتای اور فتاتی اور مملوک سیدی اور سیدتی کے الفاظ استعمال کرے بلاشبہ تم سب مملوک ہو اور رب اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے (۵۷)۔ حالانکہ مجازاً ان الفاظ کا استعمال کتاب و سنت میں ہے اس کے باوجود شرک کے حوالے سے وہم ڈالنے کا سبب ہیں اس لیے سد الذرائع کے طور پر اس کے استعمال کو منع قرار دے دیا گیا۔

۱۸۔ محرم کے بغیر عورت کو سفر کرنے کی ممانعت: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عورت ایک دن رات کا سفر اپنے محرم کے ساتھ کرے (۵۸) کہ اس میں فسق و فجور کی طرف مائل ہونے کا اندیشہ ہے (۵۹)۔

۱۹۔ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کی ممانعت: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی اجنبی خاتون کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (۶۰) کہ حدیث پاک کے خود واضح کر دیا کہ اس صورت میں شیطان انسان پر حملہ کرتا ہے۔

۲۰۔ تیسرے کی موجودگی میں دو کی سرگوشی کی ممانعت: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ اس سے تکلیف ہو گی (۶۱)۔

عمل صحابہ اور سد الذرائع:

صحابہ کرام نے بھی کتاب و سنت کے اصول کے مطابق سد الذرائع پر عمل کیا۔ اس حوالے سے ہم چند ایک امثلہ پیش کرتے ہیں:

۱۔ کتابیہ سے نکاح کی ممانعت: قرآن حکیم نے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم (۶۲) کے مطابق کتابیہ عورت کے ساتھ نکاح جائز قرار دیا ہے۔ مگر فاروق اعظمؓ نے سد الذرائع کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اس کی مانعت کر دی چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے مدائن میں ایک یہودی عورت سے شادی کر لی تو عمر فاروقؓ نے ان کو خط لکھا کہ نکاح کو فسخ کر دو تو انہوں نے جواباً لکھا کہ ایک امیرالمومنین کیا یہ

Scanned by CamScanner

حرام ہے؟ فرمایا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ مسلمان آپ کی اقتدا کریں گے سو وہ اہل ذمہ کی خواتین کو ان کے جمال کے باعث ترجیح دیں گے اور یہ چیز مسلمان خواتین کے لیے فتنہ کا باعث بنے گی (۶۳)۔

۲۔ اہل کتاب کے ذبح خانے ہٹانے کا حکم: قرآن حکیم کے مطابق اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے جیسا کہ طعام الذین اوتو الکتاب حل لکم (۶۴) میں ہے۔ عمر فاروقؓ نے یہود ونصاریٰ کے ذبیحہ خانے ہٹانے کا حکم دیا کیونکہ اہل کتاب حرام چیزوں کا بھی کاروبار کرتے تھے۔ اگر خلافت کی طرف سے ان پر گرفت نہ ہوتی تو یہ سمجھا جاتا کہ یہود کا کاروبار جائز ہے۔ اس غلط نظریے سے بچنے کے لیے اس چیز کا حکم دیا گیا (۶۵)۔

۳۔ شوہروں کو چار ماہ سے زائد باہر رہنے کی ممانعت: عمر فاروقؓ نے شوہروں کو کہا کہ وہ چار ماہ سے زائد قیام نہ کریں اور نہ ان کو اس سے زیادہ قیام پر مجبور کیا جائے (۶۶) کیونکہ خواتین کے جذبات کی ہیجان انگیزی شباب پر ہوتی ہے تو سد الذرائع کے مطابق یہ اصول وضع کیا۔

۴۔ بے پردگی اور فیشن کی ممانعت: عمر فاروقؓ نے فرمایا اے مسلمانو! عورتوں کو بے پردگی سے بچائے رکھو کہ جونہی انہیں عمدہ پوشاک نصیب ہوئی ان کے نفس میں غرور حسن پیدا ہو گیا اور وہ گھر سے باہر نکل کر گشت کرنے پر مائل ہوئیں (۶۷)۔

مصحف کا ایک حرف پر جمع کرنا: عثمان غنیؓ نے مصحف کو حروفِ سبعہ میں سے ایک حرف پر جمع کیا کہ اگر آپ ایسا نہ کرتے، قرآن میں اختلافات کرنے لگ جاتے (۶۸)۔

کتاب وسنت اور عمل صحابہ کی چند ایک امثلہ اور شواہد سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ شریعت میں سد الذرائع کا بطور اصول اعتبار کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

حوالہ جات

۱۔ الزیدان، ابوجیز فی اصول الفقہ : ۲۴۵ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور
۲۔ الزرقاء، المدخل الفقہی العام، ۱: ۹۸ دار الفکر، بیروت
۳۔ ابوزہرہ، اصول الفقہ : ۲۲۸ دار الفکر عربی قاہرہ
۴۔ الزیدان، الوجیز : ۲۴۵
۵۔ القرافی، الفروق، ۱: ۳۲
۶۔ الشوکانی، کتاب ارشاد الفحول : ۲۲۹
۷۔ البقرۃ، ۲: ۱۰۴
۸۔ الجصاص، احکام القرآن، ۱: ۵۸ ابن العربی، احکام القرآن، ۱: ۳۴
۹۔ النساء، ۴: ۴۶
۱۰۔ القرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۲: ۴۰
۱۱۔ ابن عطیہ، المحرر الوجیز، ۱: ۴۲۶، مقابی، جواھر الحسان، ۲: ۹۴
۱۲۔ الانعام، ۶: ۱۰۸
۱۳۔ التعابی، جواھر الحسان، : ۵۵۰
۱۴۔ ابن العربی، احکام القرآن، ۱: ۷۴۳
۱۵۔ القرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۷: ۶۱
۱۶۔ الاسرا، ۱۷: ۳۲
۱۷۔ الصاوی، الصاوی علی الجلالین، ۲: ۲۹۵
۱۸۔ طٰہٰ، ۲۰: ۴۳
۱۹۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۱۵۰
۲۰۔ النور، ۲۴: ۳۰

Scanned by CamScanner

۲۱۔ النور، ۲۴:۳۱

۲۲۔ ابن العربی، احکام القرآن، ۱۳۶۷، القرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۱۲:۱۵۱

۲۳۔ الترمذی، جامع، ابوب الدھاب، ۲:۱۰۶

۲۴۔ النور، ۲۴:۳۱

۲۵۔ ابن عطیہ، المحرر الوجیز، :۴۹۴ القرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ۱۲:۱۵۸

۲۶۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳:۱۴۹

۲۷۔ النور، ۲۴:۵۸

۲۸۔ ابن العربی، احکام القرآن، :۱۳۹۷، ابن عطیہ، المحرر الوجیز، ۵۴۳

۲۹۔ الجمعۃ، ۶۲:۹

۳۰۔ الترمذی، جامع، ابواب السیر واھلہ، ۲:۱۲

۳۱۔ البخاری، الصحیح، کتاب المناقب، ۱:۴۹۹

۳۲۔ السہارنپوری، حاشیۃ البخاری، ۱:۴۹۹

۳۳۔ الترمذی، جامع، ابواب الحدود، ۱:۲۶۹

۳۴۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳:۱۵۵

۳۵۔ الھیثمی، مجمع الزوائد، ۴:۸۷

۳۶۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳:۱۷۰

۳۷۔ المسلم، الصحیح، کتاب الحدود، ۳:۶۸

۳۸۔ النودی، شرح صحیح مسلم، ۲:۶۸

۳۹۔ ابوداؤد، سنن، ۱:۳۵۸

۴۰۔ الترمذی، جامع، الفرائض، ۲:۳۱

۴۱۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳:۱۵۴

۴۲۔ الترمذی، جامع، ابوب الفتن، ۲:۳۹

Scanned by CamScanner

۴۳۔ اعلام الموقعین، ۳: ۱۶۵

۴۴۔ الترمذی، جامع، ابواب الفتن، ۲: ۳۹

۴۵۔ الترمذی، جامع، ابواب الوصایا، ۲: ۳۲

۴۶۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ، کتاب البیوع، ۲۵۰

۴۷۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ، کتاب البیوع، ۲۵۱

۴۸۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۱۶۶

۴۹۔ البخاری، الصحیح، کتاب الحیل، ۲: ۱۰۳۰

۵۰۔ الترمذی، جامع، ابواب النکاح، ۱: ۲۱۵

۵۱۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۱۵۹

۵۲۔ البخاری، الصحیح، کتاب الحیل، ۲/ ۱۰۳۳

۵۳۔ ابن ماجہ، سنن، ۲: ۱۷۵

۵۴۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۱۵۴

۵۵۔ النسائی، سنن، ۱: ۹۵

۵۶۔ ابو داؤد، سنن، ۲: ۳۳۲

۵۷۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۱۵۱

۵۸۔ الترمذی، جامع، ابواب الرضاع، ۱: ۲۲۰

۵۹۔ اعلام الموقعین، ۳: ۱۶۳

۶۰۔ الترمذی، جامع، ابواب الطلاق، ۱: ۲۲۱

۶۱۔ الترمذی، ۲: ۱۱۰

۶۲۔ المائدہ، ۵: ۵

۶۳۔ الشیبانی، کتاب الاثار، : ۸۹

۶۴۔ المائدہ، ۵: ۵

Scanned by CamScanner

۶۵۔ الشاطبی، الاعتصام، ۲:۲۷۴
۶۶۔ شبلی نعمانی، الفاروق، ۲۵۵
۶۷۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، فقہ عمر: ۱۹۱
۶۸۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳:۱۷۱

مآخذ و مراجع

۱۔ ابن العربی، ابوبکر محمد بن عبداللہ، ۵۴۳ھ، احکام القرآن، سہیل اکیڈمی، لاہور، س ن

۲۔ ابن عطیہ، محمد بن عبدالحق الفرناطی ۴۵۶ھ، المحرر الوجیز فی تفسیر کتاب العزیز، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۳ھ

۳۔ ابن قیم، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ۷۵۱ھ، اعلام الموقعین، مطبعۃ السعادۃ، القاہرہ، مصر ۱۳۷۴ھ

۴۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید ۲۷۳ھ، سنن، قدیمی کتب خانہ، کراچی، س ن

۵۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی ۲۷۵ھ، سنن، مکتبہ امدادیہ ملتان، س ن

۶۔ ابوزھرہ، امام، اصول الفقہ، دار الفکر العربی، قاھرہ، س ن

۷۔ البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، ۲۵۶ھ، الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۹۶۱ء

۸۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ۲۷۹ھ، جامع، اسلامی کتب خانہ دیوبند یو پی بھارت، ۱۹۸۵ء

۹۔ الثعالبی، عبدالرحمٰن بن محمد بن مخلوف ۸۷۶، جواھر الحسان، مشورات مؤسسۃ العلمی، بیروت لبنان، س ن

۱۰۔ الجصاص، ابوبکر احمد بن علی الرازی ۳۰، احکام القرآن، سہیل اکیڈمی، لاہور، س ن

۱۱۔ خطیب تبریزی، ولی الدین محمد بن عبداللہ ۷۴۳ھ، مشکوٰۃ المصابیح، قدیمی کتب خانہ، ۱۳۶۸ء

Scanned by CamScanner

۱۲۔ الزرقاء، مصطفیٰ احمد، المدخل الفقہی العام، دارالفکر، بیروت، ۱۹۸۶ء
۱۳۔ الزیدان، عبدالکریم الدکتور، الوجیز فی اصول الفقہ، دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، س ن
۱۴۔ السہارنپوری، شیخ احمد علی ۱۲۹۷ھ، حاشیۃ البخاری، قدیمی کتب خانہ، ۱۹۶۱ء
۱۵۔ الشاطبی، ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ ۷۹۰ھ، الموافقات فی اصول الفقہ، مکتبہ محمد علی صبیح ازہر قاہرہ، س ن
۱۶۔ شاہ ولی اللہ، احمد بن عبدالرحیم ۱۱۷۶ھ، فقہ عمر، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۶۰ء
۱۷۔ شبلی نعمانی، علامہ، الفاروق، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن
۱۸۔ الشوکانی، محمد بن علی بن محمد المتوفی ۱۲۵۰ھ، ارشاد الفحول، مصطفیٰ البابی، الحلبی مصر، ۱۴۰۳ھ
۱۹۔ الشیبانی، محمد بن حسن، کتاب الآثار، ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیۃ کراچی، ۱۴۱۱ھ
۲۰۔ الصاوی، شیخ احمد المالکی، احمد بن محمد ۱۲۲۳ھ، الصاوی علی الجلالین، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، س ن
۲۱۔ القرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس ۶۸۴ھ، الفروق، عالم الکتب، بیروت، س ن
۲۲۔ القرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد ۶۷۱ھ، الجامع الاحکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س ن
۲۳۔ مسلم، مسلم بن حجاج قشیری ۲۶۱ھ، الصحیح، قدیمی کتب خانہ، کراچی، س ن
۲۴۔ النسائی، احمد بن شعیب ۳۰۳ھ، السنن، قدیمی کتب خانہ، کراچی، س ن
۲۵۔ النووی، یحییٰ بن شرف ۶۷۶ھ، شرح مسلم، قدیمی کتب خانہ، کراچی، س ن
۲۶۔ الھیتمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ۸۰۷ھ، مجمع الزوائد، دارالکتب العربی، بیروت لبنان، ۱۴۰۲ھ

Scanned by CamScanner